آرا و افکار

ڈاکٹرمحی الدین غازی*

اردوتراجم قرآن پرایک نظر

مولانامحمدامانت اللہ اصلاحی کے افادات کی روشنی میں-۸

(۵۹) جُندٌ مَّا هُنَالِکَ کا ترجمہ

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَاب۔ (ص:۱۱)

اس آیت میں ایک لفظ (هُنَالِكَ) ہے، جس کا ترجمہ لوگوں نے ظرف مکان یاظرف مکان سے کیا ہے، کسی نے اسی جگہ اور کسی نے اس وقت کا ترجمہ کیا۔

اس آیت میں ایک دوسرا لفظ (مَا) ہے، جس کا ترجمہ بعض لوگوں نے چھوٹا اور بعض لوگوں نے بڑا کیا ہے۔

''یہ تو جتھوں میں سے ایک چھوٹا سا جتھا ہے جو اسی جگہ شکست کھانے والا ہے''۔(سید مودودی)

''یہاں شکست کھائے ہوئے گروہوں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے''۔(فتح محمد جالندھری)

''یہ بھی (بڑے بڑے) لشکروں میں سے شکست پایا ہوا (چھوٹا سا) لشکر ہے''۔(محمد جوناگڑھی)

''(کفّار کے) لشکروں میں سے یہ ایک حقیر سا لشکر ہے جو اسی جگہ شکست خوردہ ہونے والا ہے''۔(طاہر القادری)

''(جب میرا عذاب آجائے گا) تو اس وقت جماعتوں میں سے کوئی بڑے سے بڑا لشکر بھی شکست کھا کر رہے گا''۔(امین احسن اصلاحی)

عام طور سے لوگوں نے اس آیت کا یہ مفہوم سمجھا ہے کہ اس میں مکہ کے مشرکین کا لشکر مراد ہے جس کے مستقبل میں شکست پانے کی خبر دی گئی ہے، اور بات مستقبل کی ہے لیکن تاکید کے لئے ماضی کا صیغہ اختیار کیا گیا ہے۔

مولانا امانت اللہ اصلاحی نے ان تمام مترجمین سے ہٹ کر ترجمہ تجویز کیا ہے، وہ ترجمہ کرتے ہیں:

''جتھوں کے کتنے ہی لشکر ہیں جو شکست کھا چکے ہیں''۔

اس ترجمہ کے لحاظ سے لفظ (مَا) کثرت ظاہر کرنے کے لئے ہے، اور لفظ (هُنَالِكَ) ویسے ہی ہے جیسے انگریزی

*ہیڈ آف ریسرچ، دارالشریعۃ متحدہ عرب امارات۔ mohiuddin.ghazi@gmail.com

میں لفظ There آتا ہے، یعنی اس کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔ مطلب یہ ہوگا کہ انسانی تاریخ میں ایسی بہت ساری قوموں کی داستانیں محفوظ ہیں جنہوں نے رسول کی تکذیب کی اوران سب کے لشکر شکست سے دوچار ہوئے، اس ترجمہ سے جہاں دوسرے اشکالات ختم ہوجاتے ہیں، وہیں سیاق کلام کا حق بھی بھرپور طریقے سے ادا ہوجاتا ہے، گویا اس آیت میں جو بات اجمال کے ساتھ کہی گئی اس کی تفصیل اگلی تین آیتوں میں بیان کردی گئی یعنی جن جتھوں کے لشکر شکست کھا چکے ہیں ان میں سے بعض کے نام بتادیئے گئے۔ چاروں آیتوں کو ملا کر دیکھیں تو مفہوم بالکل واضح ہوجاتا ہے۔

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ۔ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُوْلَئِكَ الْأَحْزَابُ۔ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ۔ (ص:۱۱-۱۴) تیسری آیت کے اختتام پر أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ سے یہ بات متعین ہوگئی کہ احزاب سے مراد کون سے جتھے ہیں۔

(۶۰) ایک جیسے دوافعال کے درمیان تشبیہ کا ایک خاص اسلوب

قرآن مجید میں ایک اسلوب یہ ہے کہ ایک ایسا فعل جو لوگوں کی پریکٹس میں ہوتا ہے اورلوگ کررہے ہوتے ہیں اوراس سے مانوس ہوتے ہیں، اسی کے حوالے سے اوراسی کی تشبیہ دیتے ہوئے لفظاً اسی جیسے فعل کے بارے میں بتایا جائے۔ یہ اسلوب قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے، مندرجہ ذیل دومثالوں سے یہ اسلوب آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(۱) لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً۔(النور:۶۳)

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''۔(احمد رضا خان)

''مومنو پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو''۔(فتح محمد جالندھری)

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔ (الحجرات:۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو''۔(سید مودودی)

ان دونوں مقامات پر مترجمین نے ایک ہی انداز کا ترجمہ کیا ہے اور درست کیا ہے ''جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو''اور''جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے ہو'' کسی نے یہ ترجمہ نہیں کیا کہ ''جیسا تم کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانا چاہئے''اور''جس طرح تم کو آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرنا چاہئے''۔

تاہم یہی اسلوب جب کچھ اور آیتوں میں استعمال ہوا، تو وہاں ''کرتے ہو'' کی جگہ ''کرنا چاہئے'' کا بعض مترجموں نے ترجمہ کردیا، حالانکہ ان مقامات پر بھی موقعہ اور اسلوب دونوں کا تقاضا یہی ہے کہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کی طرح ترجمہ کیا جائے۔

(۱) وَيَدْعُ الإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الإِنسَانُ عَجُولاً۔ (الاسراء:۱۱)

’’انسان شر اُس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیے انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے‘‘۔(سید مودودی)

’’اور انسان برائی کا اس طرح طالب بنتا ہے جس طرح اس کو بھلائی کا طالب بننا چاہئے‘‘۔(امین احسن اصلاحی)

مذکورہ بالا ترجموں سے بہتر اور اسلوب بالا کے مطابق مذکورہ ذیل ترجمہ ہے:

’’اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے‘‘۔(احمد رضا خان)

مولانا امانت اللہ اصلاحی نے اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے اور زیادہ مناسب پیرایہ اختیار کیا۔

اور انسان برائی کا اس طرح طالب بنتا ہے جیسے وہ بھلائی کا طالب ہو۔

انگریزی مترجمین میں مندرجہ ذیل ترجمہ مناسب معلوم ہوتا ہے:

As it is, man [often] prays for things that are bad as if he were praying for something that is good. (Asad)

(۲) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبّاً لِّلّهِ۔ (البقرۃ:۱۶۵)

’’کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں اور اُن کے ایسے گرویدہ ہیں جیسے اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں‘‘۔(سید مودودی)

’’بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔‘‘(محمد جونا گڑھی)

یہاں بھی ’’چاہئے‘‘ والا ترجمہ درست نہیں ہے، کیونکہ اللہ سے جتنی محبت ہونی چاہئے اتنی تو کوئی کسی سے نہیں کرتا ہے، کیونکہ اللہ سے محبت کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ یہاں تو یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ مشرکین جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بندگی میں شریک کرتے ہیں، اسی طرح محبت میں بھی شریک کرتے ہیں، اور جس طرح اللہ سے محبت کا دم بھرتے ہیں، اسی طرح ان سے محبت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ یہاں مفہوم اور اسلوب دونوں کا تقاضا ہے کہ مندرجہ ذیل ترجمہ کو درست مانا جائے:

’’اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں‘‘۔(احمد رضا خان)

(۳) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّواْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً۔(النساء:۷۷)

’’تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو؟ اب جو انہیں

لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر"۔ (سید مودودی)

"تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا جاتا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو، اور نماز کا اہتمام رکھو اور زکوۃ دیتے رہو؟ تو جب ان پر جنگ فرض کر دی گئی تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرتا ہے جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہئے، یا اس سے زیادہ"۔ (امین احسن اصلاحی)

یہاں بھی "چاہئے" والا ترجمہ درست نہیں ہے، کیونکہ اللہ سے جتنی خشیت ہونی چاہئے اتنی تو کوئی کسی سے نہیں رکھتا ہے، اور یہاں تو (أَشَدَّ خَشْيَةً) ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ سے جتنی خشیت ہونی چاہئے، اس سے زیادہ کسی اور سے خشیت ہو ہی نہیں سکتی۔ تدبر قرآن کی تلخیص کے ساتھ جو ترجمہ نظر ثانی کے بعد شائع ہوا ہے، اس میں "جس طرح اللہ سے ڈرا جاتا ہے" ترجمہ کیا گیا ہے، پیر محمد کرم شاہ ازہری نے بھی اسی طرح ترجمہ کیا ہے، لیکن یہ بھی اسی طرح نادرست ہے، جس طرح "چاہئے" والا ترجمہ درست نہیں ہے۔

ان ترجموں کے بالمقابل مندرجہ ذیل ترجمہ درست ہے:

"بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو (پہلے یہ) حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو (جنگ سے) روکے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو بعض لوگ ان میں سے لوگوں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا سے ڈرا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔ (فتح محمد جالندھری)

امیر عبدالقادر الجزائریؒ

تصنیف: جان ڈبلیو کائزر ٥ پیش لفظ: مولانا زاہد الراشدی

الجزائر کے عظیم مجاہد آزادی کی داستان حیات

"عظیم آدمی اتنی فراوانی سے نہیں ملتے کہ ہم ان کے لیے دو بول کہے بغیر انہیں گنوا دیں۔..... ایک پکا محبّ وطن، ایک ایسا سپاہی جس کی فطانت اور حاضر دماغی شک وشبہے سے بالاتر ہو، جس کا وقار بے داغ ہو، ایک ایسا ریاست کار جو افریقہ کے جنگلی قبائل کو متحد کر کے بے مثال مدمقابل بنا سکے، ایک ایسا ہیرو جو حرف شکایت زبان پر لائے بغیر شکست اور تباہی کو تسلیم کر لے، اگر یہی وہ خوبیاں ہیں جو ایک آدمی کو عظیم بناتی ہیں تو پھر عبدالقادر اس صدی کے چند گنے چنے عظیم آدمیوں کی سب سے اگلی صف میں کھڑا ہونے کا حق دار ہے۔" (نیویارک ٹائمز، فروری ۱۸۸۳ء)

[صفحات: ۴۵۶ ۔ قیمت: ۲۵۰ روپے]

ناشر: دارالکتاب، اردو بازار، لاہور